Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | بدھ ۵، ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۲۸ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۲۸ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۹۷

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہیئے کہ بڑی توجہ سے دیکھ لے کہ کل کے لئے کیا کیا۔ جو کام ہم کرتے ہیں۔ ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے جو کام اللہ کے لئے نہ ہوگا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ لیکن جو اللہ کے لئے ہے تو وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے۔ اس کو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے۔ ہم روزمرّہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ چور چوری کرتا ہے۔ ایک روز نہ پکڑا جاوے گا۔ دو روز نہ پکڑا جاوے گا آخر ایک روز پکڑا جائے گا۔ اور زندان میں جائے گا اور اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے کہ ایک خاص وقت تک خدا کی شانِ ستّاری ان کی پردہ پوشی کرتی ہے۔ آخر وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور دکھوں میں مبتلا ہو کر اُن کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اس اُخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور فرماں برداری ان کی زندگی کا اعلیٰ فرض ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اُن کی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی بھی پھل لاتی۔ اور بارآور ہو کر دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونہ کے طور پر مثالی جنّت حاصل کر دیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۴۱)

بچّوں کی اصلاح کا ایک طریق

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"اصلاح کا طریق یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی کے بچے میں نقص ہے تو اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے کہو اور پھر سمجھ لو کہ تمہارا کام ختم ہو گیا یا اگر یہ سمجھو کہ جس شخص کے بچوں کے متعلق تمہیں شکایت ہے وہ حوصلے والا آدمی ہے اور بات سن کر برداشت کرے گا تو اُس سے کہدو لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے بچّوں کا کوئی عیب سن ہی نہیں سکتے۔ وہ اگر بچے کو چوری کرتے بھی دیکھ لیں تو کہیں گے چونکہ دروازے سے داخل ہونا اس کے لئے خطرناک تھا اس لئے اس نے سیندھ لگانی شروع کر دی تھی۔ ورنہ اس نے چوری نہیں کی۔ پس جس شخص کے متعلق تم سمجھو کہ وہ برداشت کی طاقت نہیں رکھتا، اسے مت کہو اور جس شخص کے متعلق سمجھو کہ وہ برداشت کرے گا۔ اسے کہدو کہ اس کے بچے میں یہ نقص ہے اس کے ازالہ کی طرف توجہ کریں۔ اگر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور سرپرست کے علاوہ کسی چوتھے شخص کے پاس بھی کسی شخص کا کوئی عیب، بیان کرے گا تو میرے نزدیک وہ مجرم سمجھا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے یہ ایک بہت بڑا عیب ہے جو اصلاح کے نام پر کیا جاتا ہے لوگ اس بہانہ کی آڑ میں کہ ہم اصلاح کے لئے دوسرے دوسرے کے عیب بیان کر رہے ہیں جگہ جگہ دوسروں کی عیب چینی کرتے پھرتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۴ راگست ۱۹۳۴ء)

ولادت

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل۔ لندن تحریر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کی بیٹی عزیزہ عطیہ البشریٰ سلمہا اللہ تعالیٰ و عزیزم مکرم مودود احمد صاحب بھٹی سلمہ اللہ تعالیٰ مقیم فلاڈلفیا (امریکہ) کو ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۳ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کو امۃ المصوّر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رشید احمد صاحب بھٹی ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی آف راولپنڈی کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ امۃ المصوّر کو صحت و عافیت والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور حضور انور کے بابرکت الفاظ میں "اللہ تعالیٰ بے حد مبارک فرمائے"۔

فضل عمر ہسپتال میں آسامیاں خالی ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سٹاف نرسز / اپرنٹس نرسز اور مددگار کارکنان کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفیکیٹس امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی وساطت سے مورخہ یکم مئی ۱۹۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچا دیں۔

اپرنٹس نرسز کے لئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہے۔

ایڈمنسٹریٹر

فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸- شہادت ۱۳۷۲ ہش ۲۸- اپریل ۱۹۹۳ء

باہمی مشورے

ایک خاص انتظام کے ماتحت جب جماعت کے نمائندوں کو اکٹھا کر کے ان سے مشورہ لیا جاتا ہے تو اسے شوریٰ کہتے ہیں۔ اگرچہ اس نظام کی ہیئت تو بدل سکتی ہے۔ نمائندے کتنے ہوں۔ کہاں اکٹھے ہوں۔ کیسے امور پر مشورے دیں لیکن اس کی روح وہی ہوتی ہے یعنی جماعت کے احباب سے مشورہ۔ اس موقعہ پر کی گئی باتیں خالصۃً مشورہ ہی ہوتی ہیں۔ اور جب تک ان باتوں یا ان مشوروں کو انتظامی طور پر امام وقت تک نہ پہنچا دیا جائے اور وہاں سے فیصلہ صادر نہ ہو تو شوریٰ کی باتیں یا شوریٰ کے مشورے قابل عمل نہیں ہوتے۔ یعنی ان پر عمل شروع نہیں ہوتا۔

شوریٰ کے لئے امام وقت، ہیئت مقرر فرماتے ہیں۔ کیونکہ یہ مشورے انہیں کو دئے جاتے ہیں۔ اب جو ہیئت چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر سال میں ایک دفعہ ایک خاص تعداد میں جماعت کے نمائندگان مرکز میں جمع ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کس کس بات پر مشورہ دینا ہے۔ اس کے علاوہ ایک عالمی مشاورت انگلستان میں بھی منعقد ہوتی ہے جس کی آجکل صدارت امام وقت بنفسِ نفیس فرماتے ہیں۔ مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے مشورہ۔

ان جملہ باتوں سے جماعت کے افراد بخوبی آگاہ ہیں اور ہم نے یہ تفصیل اس لئے نہیں بتائی کہ جماعت اس سے واقف نہیں۔ بلکہ اس لئے بتائی ہے کہ ہمارے خیال میں شوریٰ کی روح کو زندگی کے دوسرے شعبوں پر بھی حاوی کیا جا سکتا ہے۔ گھروں میں۔ محلّوں میں۔ شہروں میں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے مشورہ کر کے کام کریں تو ہمارے کام یقیناً بہتر ہونگے۔ انگریزی میں کہتے ہیں دو دماغ ایک دماغ سے بہتر ہوتے ہیں۔ سوچنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے بات کرنے کا بھی۔ ایک دوسرے سے خلوص بھی بڑھتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے ہمدردی کے اظہار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

گھر والے آپس میں مشورہ کریں۔ دوست دوستوں سے مشورہ کریں۔ چھوٹے بڑوں سے مشورہ کریں۔ اور بڑے آپس میں مشورہ کریں۔ یہ ہے شوریٰ کی روح کو مفید سے مفید تر بنانے کا ذریعہ۔ مشورے باہمی مشورے۔

میں ہوں مصروف اور فارغ ہوں
آپ فارغ ہیں اور ہیں مصروف
اس معمّہ کو کون سمجھے گا
کُھل نہ پایا جو وقت کا ملفوف

ابوالاقبال

○

آفاق میں پھیلا ہے ترا نورِ ذات
ورنہ یہ جہاں تو ہے جہانِ ظلمات
مضرابِ محبّت سے اسے چھیڑ ذرا
خاموش بہت دیر سے ہے سازِ حیات

○

اِس خاک میں زندگی کہاں سے آئی
اِس خاک میں آگہی کہاں سے آئی
کمہار نے مٹی سے بنایا تھا دِیا
مٹّی میں روشنی کہاں سے آئی

○

پھیلے ہوئے کہسار میں اللہ کا حُسن
آفاق کے رُخسار میں اللہ کا حُسن
ہر پھول کی پتّی میں جمالِ یزداں
رنگینیٔ گلزار میں اللہ کا حُسن

○

ستّارِ عیوب میری ستّاری کر
اِس جانِ گنہگار کی غمخواری کر
جو بندہ ہے مایوس تری رحمت سے
اُس بندۂ مایوس کی دِلداری کر

○

رکھتا ہوں ترے دَر پہ جبیں رو رو کر
مَیں آپ بھی آنسوؤں میں بہ جاتا ہوں
آقا! مَیں تجھے شوق کی سرشاری میں
آقا کی بجائے دوست کہہ جاتا ہوں

○

عصیاں حرماں نصیبی و مہجوری
عصیاں کا مآل ہے خدا سے دُوری
عصیاں ہے جمالِ ذات سے محرومی
تیرہ نگہی بے بصری بے نوُری

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

۹ر جولائی ۱۹۲۸ء کو ڈلہوزی میں فرمایا۔

ایسے امور جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق الفاظ پر بحث کرنے کی بجائے ان لوگوں کے اعمال دیکھنے چاہئیں جو ان کے پہلے مخاطب تھے۔ پردہ کے متعلق ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے عمل کو دیکھنا چاہئیے اس سے پتہ لگتا ہے کہ منہ کا پردہ تھا۔ اس قسم کے واقعات احادیث میں پائے جاتے ہیں جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ واقعات ایسے نہیں جو پردہ کی حمایت میں کسی نے بیان کئے ہوں کہ ان کے متعلق کہا جائے ان میں بیان کرنے والوں کی ذاتی رائے اور رجحان طبیعت کا دخل ہے بلکہ وہ باتیں دوسرے واقعات کے سلسلہ میں بیان ہوئی ہیں اس وجہ سے پردہ کے متعلق فیصلہ کن ہیں۔ کیونکہ یہ واقعات پردہ کا مسئلہ ذہن میں رکھ کر نہیں بنائے گئے۔ بلکہ عام حالات بیان کئے گئے ہیں پس منہ کا چھپانا احادیث (ــ) کے واقعات سے ثابت ہے۔

(سوائے اس کے جو ظاہر ہو) کے معنے کے متعلق حضور نے فرمایا۔

اس کے معنے ہیں وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو جس کو کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو جیسے قد ہے یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے دکھانا پڑے یا کام کے لحاظ سے ہو کہ کام کرنے کے لئے کوئی حصہ ننگا رکھنا پڑے۔

قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ زینت کو چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ چہرہ چھپانے کا حکم نہیں۔ ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ پھر زینت ہے کیا چیز جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے جس سے صحت پر اثر نہ پڑے یعنی باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب کی طرح کا نقاب بنا لیا جائے۔ عرب میں اسی طرح کا نقاب ہوتا ہے کہ آنکھیں اور ناک کا کچھ کھلا رہتا ہے۔

جیسا کہ کل سے آپ سن رہی ہوں گی۔ یہ جلسہ درحقیقت ربوہ کے افتتاح کا جلسہ ہے اللہ تعالیٰ کی (بتائی ہوئی خبروں) کے ماتحت ہمیں قادیان کچھ عرصہ کے لئے چھوڑنا پڑا ہے اور ہمارے لئے ضرورت ہے کہ جماعتی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ہم کوئی عارضی مقام بنائیں۔ جہاں سلسلہ کے مرکز کے طور پر دنیا میں (اشاعت دین حق) کے کام کو جاری رکھ سکیں۔ عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے ہمیں ہر ایک چیز باہر سے لانی پڑتی ہے۔ ربوہ میں تو درحقیقت مٹی کا دیا بھی نہیں مل سکتا۔ مگر لاؤڈ سپیکروں کے کام کے لئے بجلی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ لاہور سے بجلی کے انجن منگوائے گئے اور لاہور ہی سے لاؤڈ سپیکر لائے گئے۔ بلکہ مزدور تک باہر سے لانے پڑے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ کام چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اسلئے کام ہوتے ہوتے رک جاتا ہے۔ شامیانے وغیرہ بھی لاہور سے آئے ہیں۔ قناتیں بھی لاہور سے آئی ہیں۔ بلکہ جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ بھی لاہور سے آئے ہیں۔ کھانا کھلانے والی لڑکیاں اور عورتیں بھی لاہور سے آئی ہیں۔ وہ خاکروب جو صفائی کرتے ہیں ان میں سے بھی کچھ لاہور سے آئے ہیں۔ پانی بھرنے والے سقے اردگرد کے علاقوں سے منگوائے گئے ہیں۔ پس یہاں کی درحقیقت کوئی بھی چیز نہیں۔ اس وجہ سے انتظام میں خرابیوں کا ہو جانا کوئی بعید بات نہیں بلکہ خرابیوں کا ہونا لازمی ہے اور اگر کوئی اچھی بات ہو تو وہ اتفاقی ہوگی۔

پس اس جلسہ کی غرض اور اہمیت آپ لوگوں کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیے۔ یہ جلسہ تقریروں کے لئے نہیں ہے۔ (ــ) ہر سال ہوتا ہے۔ مگر وہاں کوئی تقریر نہیں ہوتی۔ لیکن ساری دنیا سے فرمانبردار ہزاروں ہزار چل کر (ــ) کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ ہر سال دو تین لاکھ وہاں جمع ہو جاتا ہے اور اس دو تین لاکھ کے مجمع کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ ....

آپ لوگوں کو تو صرف ایک سال اس کا تجربہ ہوا ہے۔ اگلے سال شاید یہ نعمت آپ لوگوں کو میسر نہ آ سکے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مرکز قائم ہو گیا تو اگلے سال بہت سی سہولتیں میسر آ جائیں گی۔ مگر وہ سہولتیں جسم کی ہوں گی۔ روح کی نہیں۔ روح کی سہولتیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اٹھانے سے ہی میسر آتی ہیں۔

بر موقع جلسہ سالانہ اوّل ربوہ اپریل ۱۹۴۹ء فرمایا۔

پروفیسر میاں محمد افضل

اور عید ہوگئی

یورپ کتنا اجلا اجلا۔ کتنا روشن روشن دکھائی دیتا ہے۔ خوش اخلاقی اور رواداری ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ چونک کیوں گئے؟ آپ کو ان کی رواداری کے جذبہ پہ شک کیوں ہے؟ شاید اس لئے کہ کہیں کہیں حالات بالکل مختلف ہیں۔ ایسے بھی مقام ہیں جہاں عداوت۔ نفرت۔ مذہبی منافرت۔ تنگ نظری اور تعصب پنپ رہے ہیں۔ لاوا ابلتا رہا۔ حالات بدلے ایک کمزور مقام نظر آیا تو یہ لاوا پھٹ پڑا بوسنیا مذہبی منافرت کا شکار ہو گیا۔ اس دور جدید کے مہذب انسانوں اور شائستہ قوموں نے بربریت کی انتہا کر دی۔ وہ مظالم توڑے کہ ازمنہ وسطیٰ کی یاد تازہ ہو گئی بوسنیا کے باشندوں پر عرصہ حیات اس لئے تنگ کر دیا گیا کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی کے دعویدار ہیں۔ وہ محض اس بنا پر اپنے ملک کو خیر باد کہنے پر مجبور ہو گئے۔ دربدر کی ٹھوکریں ان کی قسمت میں محض اس لئے لکھی گئیں کہ وہ کلمہ گو ہیں۔ ایسی یلغار ہوئی۔ ایسی افراتفری پھیلی کہ مائیں بیٹیوں سے جدا ہو گئیں۔ بہنیں۔ بہنوں سے بھائی بھائیوں سے ہر طرف دہشت اور خوف چھا گیا۔ اور لوگ اپنے ہنستے بستے گھروں سے بھاگ نکلے۔ تتر بتر ہو گئے۔ کوئی ایک طرف نکل گیا۔ اور کوئی دوسری طرف ہم ان کا غم تو شاید نہیں بانٹ سکتے۔ آئیے تھوڑی دور ان لوگوں کے ساتھ چلیں

عید آئی۔ اپنے ساتھ خوشیاں لائی مسرتیں اور شادمانیاں۔ خوشیاں ہی خوشیاں قہقہے بکھر گئے۔ رنگین آنچل لہرانے لگے۔ خوشیاں بانٹی جا رہی ہیں۔ مسرتیں نچھاور کی جا رہی ہیں۔ مگر وہ جن کے گھر لٹ گئے۔ جو گھر سے بے گھر کر دیئے گئے۔ جن کے عزیز و اقارب ان سے جدا ہو گئے۔ ان کے پژمردہ چہروں پہ کہاں خوشی۔ ان کے مایوس دلوں میں کہاں امید کی رمق۔ ملک چھوٹنے کا غم تو تھا ہی مگر کاش اپنے تو ساتھ ہوتے۔ مگر وہ بھی نہ جانے کہاں کھو گئے۔ گم ہو گئے۔ ایسے میں دل کی کلی کیونکر کھلے۔ چہرے پہ رونق کیسے آئے؟ بعض مجسمۂ غم بنے بیٹھے ہیں مگر پھر بھی عید کی نماز میں شمولیت تو ضروری ہے۔ شاید اس روز کی گئی کوئی دعا سنی جائے۔ شرف قبولیت پا جائے۔

لندن کے قرب و جوار میں ایک چھوٹی سی بستی۔ خوبصورت درخت۔ سرسبز و شاداب لان۔ انتہائی پرسکون مقام۔ خاموشی اور طمانیت۔ ایسا کہ جس کے لندن کے شور شرابے میں تصور بھی نہ کیا جا سکے۔ خیمے نصب ہو گئے۔ رنگ برنگی جھنڈیاں آویزاں ہو گئیں۔ جنگل میں منگل ہو گیا۔ عید کا استقبال کیا جا رہا ہے لوگوں کی آمد شروع ہوئی۔ کاروں کے قافلے کے بعد اب بسوں کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے ان میں سے کئی بسیں ایسی ہیں جن میں بوسنیا کے مرد و زن سوار ہیں۔ ماحول میں تازگی ہے مسرت و شادمانی۔ مگر اس بس سے اترنے والے اکثر چہرے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مایوسیوں کا شکار ہیں۔ حسرتوں کی آماجگاہ ہیں۔ چہروں پہ ہلکی سی مسکراہٹ کی کوشش بھی اندرونی کرب کی غمازی کرتی ہے۔ جب دل ہی مردہ ہو تو خوشی کا اظہار کیونکر ممکن ہے مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا پر شاکر و صابر نظر آتے ہیں۔ ایک ادھیڑ عمر عورت بس سے اتر رہی ہیں۔ پاؤں بوجھل چہرے پہ پریشانی کی لکیریں۔ نظریں کسی شے کی متلاشی۔ مگر تلاش بے سود۔ لخت جگر نہ جانے کہاں کھو گیا۔ زندہ بھی ہے یا کسی ظالم کے ستم کا نشانہ بن گیا۔ یہ وہ غم ہے جو نڈھال کئے ہوئے ہے۔ یہ وہ دکھ ہے جس کا کوئی مداوا نہیں۔ حیران و پریشان۔ ہوش و حواس کھوئی ہوئی یہ ماں بصد مشکل بس سے اترتی ہے۔ ایک طرف اکیلی اور تنہا۔ مایوس و اداس کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک اور بس آتی ہے۔ اس میں سے بھی بوسنیا کے لوگ اتر رہے ہیں۔ وہ ٹکٹکی باندھے انہیں دیکھے چلی جاتی ہے۔ اس موہوم امید پہ کہ شاید ان میں اس کا لخت جگر بھی ہو۔ اور پھر کچھ یوں ہوا کہ یک دم بجھے ہوئے چراغ جل اٹھے۔ خشک چشمے ابل پڑے۔ آنکھیں مسرت و حیرت سے کھل گئیں۔ وہ بھاگ پڑی بے تحاشا بھاگی۔ ایک سے ٹکرائی دوسرے کے پاؤں سے ٹھوکر کھائی۔ مگر اس کی نگاہیں ایک معصوم چہرے پہ گڑی ہوئی ہیں۔ اسے نہ کچھ اور دکھائی دیتا ہے نہ سوجھ رہا ہے وہ دوڑی چلی جا رہی ہے۔ وہ بچہ افسردہ و

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۶ - اپریل ۱۹۹۳ء

کراچی روزنامہ ڈان کے ۶ر اپریل ۱۹۹۳ء

Dangerous trend

THIS is with reference to your timely and scholarly editorial titled, "A dangerous trend" of March 28. I first of all congratulate you, sir, for voicing concern on behalf of all peaceloving citizens on tragedies like the recent one in Bahawalpur on the Eid day.

You have very wisely and in the true spirt of Islam, analysed fanaticism in the name of religion in an Islamic society like ours. Today's is a world where people are coming together, breaking dividing walls and burying age-old hatchets, even those people who have nothing to do with religion as such; and here are, we, Muslims, the followers of the "religion of peace" (Islam) and the followers of the Prophet of Mercy for all nations. It is heartening that you are campaigning against every other interpretation of Islam. You have raised the alarm against the "contagion of sectarianism" which is spreading "virtually unchecked with neither the authorities nor the saner section of society showing enough will and courage to stand up against the forces of in-tolerence and bigotry." This reminds me of an excellent saying of Martin Luther which says, "we shall have to repent in this generation, not so much for the evil of the wicked people, but for the appalling silence of good people."

Sir, as you may recall that just recently (*Dawn*, March 21), a particular political party leader holding as high a public position as of the Speaker of Provincial Assembly openly threatened at a Press conference to campaign against some particular religious sects of Islam. He even boasted of having already started campaigning in the highly sensitive areas like Gilgit. I fail to understand how such people think of serving Islam by preaching violence which is against the very principle of the preachings enjoined by the Holy Quran.

The apprehension is that if such elements are not checked and not discouraged one day we shall find, God forbid, every sect condemning, nay, killing the faithfuls of every other sect in the name of Allah.

A beautiful verse of the Holy Quran warns us of such people when it says, "When it is said to them, Make not mischief in the earth, they say: 'we only want to do good! Surely, they are the ones who make mischief but they realize not." (2:11,12) And Mr Yousuf Ali, the well-known commentator, while commenting on this verse, rightly comments:

"Much mischief is caused (sometimes unwittingly) by people who think that they have a mission of peace when they have not even a true perception of right and wrong. By their blind arrogance they depress the good and encourage the evil."

(*The Glorious Quran*,' translation and commentary, by Abdullah Yousuf Ali, P. 19).

Let us all — peace lovers — stand up and not become prey of such inhuman sentiments and guide ourselves on the path of Islam — the religion of peace and love — and prove to the world that we are the true followers of the Prophet. *Rahmatal Lilalameen.*

JAN-E-ALAM KHAKI
Karachi

DAWN TUESDAY, APRIL 6, 1993

کے شمارے میں جانِ عالم خاکی خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:

"میں جو بات کہنے لگا ہوں وہ آپ کے اس عالمانہ اداریے کے سلسلے میں ہے جو ۲۸ر مارچ کو شائع ہوا ہے۔ اور جس کا نام ایک خطرناک رویہ ہے سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے ان تمام لوگوں کی طرف سے جو امن پسند ہیں آواز اٹھائی ہے اور عید کے موقع پر بہاولپور میں ہونے والے واقعہ کی مذمت کی ہے۔

آپ نے نہایت دانش مندی سے اور اسلامی روح کے مطابق ان متعصب اعمال کا تجزیہ کیا ہے جو مذہب کے نام پر کیے جاتے ہیں اور کیے بھی اسلامی معاشرے میں جاتے ہیں۔ آج کی دُنیا تو ایسی ہے کہ جس میں تمام لوگ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں اور ہر وہ بات جو انسانوں کو آپس میں تقسیم کرتی ہے اسے زیرِ زمین دفن کیا جا رہا ہے۔ لمبے لمبے تعصبات جو چل رہے تھے وہ بھی ختم کیے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بھی آج کل ایسا ہی کر رہے ہیں اور ادھر ہم ہیں کہ ہیں تو مسلمان اور امن کے مذہب کے پیروکار (اسلام) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا (-) حضور تمام قوموں کے لئے رحم و کرم کے نبی تھے۔

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ آپ ہر دوسری قسم کے اسلام کی تعبیر کے خلاف مہم چلاتے ہیں۔ آپ نے فرقہ واریت کے خلاف خطرے کی گھنٹی بجائی ہے اور یہ فرقہ واریت بغیر کسی روک ٹوک کے فروغ پا رہی ہے۔ اسے سرکاری افسر بھی نہیں روکتے اور دانش مند لوگوں کا طبقہ بھی خاموش ہے۔ یہ طبقہ پوری طاقت اور حوصلے کے ساتھ فرقہ واریت اور غیر رواداری کے خلاف کھڑا نہیں ہو پاتا۔ یہ بات مجھے مارٹن لوتھر کے ایک قول کی یاد دلاتی ہے اور یہ قول نہایت پسندیدہ ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اپنی نسل کے لئے معافی مانگنی پڑے گی۔ ان لوگوں کی وجہ سے نہیں جو ناپسندیدہ ہیں اور برائی پر آمادہ۔ بلکہ ان لوگوں کی وجہ سے جو شریف ہیں لیکن خاموش۔ جناب مدیر آپ کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں روزنامہ ڈان ۲۱ر مارچ ایک خاص سیاسی پارٹی کے لیڈر نے جو ایک بڑی پوزیشن کا مالک ہے یعنی ایک صوبے کی اسمبلی کا سپیکر اس نے ایک پریس کانفرنس کے موقع پر یہ دھمکی دی تھی کہ وہ بعض خاص مذہبی فرقوں کے خلاف مہم چلائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ انہوں نے گلگت میں تو حساس علاقوں میں یہ مہم شروع کر بھی دی ہوئی ہے۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا کہ اس قسم کے لوگ کس طرح اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ جب کہ وہ تشدد کا پرچار کرتے ہیں جو بنیادی طور پر قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہے۔

خطرہ اس بات کا ہے کہ اگر اس قسم کے عناصر کو روکا نہ گیا۔ اور ان کی حوصلہ شکنی نہ کی گئی تو ایک دن ہم دیکھیں گے (اللہ تعالیٰ اس بات سے محفوظ رکھے) کہ ہر فرقہ نہ صرف دوسرے فرقے کی مذمت کرے گا بلکہ اس کے ماننے والوں کے قتل و غارت پر آمادہ ہو جائے گا۔ اور وہ یہ سب کچھ خدا کے نام پر کرے گا۔

قرآن مجید کی ایک نہایت خوبصورت آیت ہمیں ایسے لوگوں کے متعلق متنبہ کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ دُنیا میں فساد نہ کرو تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو دُنیا کی بھلائی چاہتے ہیں۔ یقیناً یہی وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ مگر وہ اس بات کا احساس نہیں رکھتے۔ اور انہیں اس بات کا شعور نہیں ہے۔

(۲ - ۱۱ - ۱۲)

اور مسٹر یوسف علی جو ایک معروف مفسر ہیں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بہت زیادہ فساد ان لوگوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہے (بعض اوقات انجانے میں) جو سمجھتے ہیں کہ امن کا قیام ان کا کام، ان کا مشن ہے۔ جبکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ درست کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ لیکن ان کی اناء نیکیوں کو دبا دیتی ہے اور برائیوں کو اجاگر کر دیتی ہے۔

(دی گلورئیس قرآن ترجمہ اور تفسیر از عبداللہ یوسف علی صفحہ ۱۹)

آیئے ہم سب جو امن چاہتے ہیں ایسی باتوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہو جائیں۔ اور غیر انسانی احساسات کا شکار نہ بنیں۔ اور اپنے آپ کو اسلام کے راستے پر قائم رکھیں۔ اسلام درحقیقت امن اور محبت کا مذہب ہے اور ہم دُنیا کو یہ ثابت کر دیں کہ ہم رحمۃ للعالمین نبی کے پیروکار ہیں۔

ایک چھوٹی سی بات

محترمہ س۔ س صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

الفضل میں واقفین نو کی جو تصاویر چھپتی ہیں ان کے ساتھ ادارے کی طرف سے ایک نوٹ بھی شائع ہوتا ہے جو دعا کا رنگ رکھتا ہے۔ اگرچہ یوں لگتا ہے کہ اب مجھے یہ سارا نوٹ زبانی یاد ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود ہر دفعہ جب میں اس صفحے کو دیکھتی ہوں تو یہ سارا نوٹ پڑھتی ہوں اور دعا کے طور پر اسکے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی ہوں کہ اے خدا جو کچھ اس میں کہا گیا ہے تو اپنے خاص فضل سے اسے پورا فرما۔ میں سمجھتی ہوں کہ واقفین نو کی جماعت میں جو اہمیت ہے۔ اسکو سامنے رکھتے ہوئے ہم ان بچوں کے لئے جتنی دعائیں بھی کریں کم ہیں اسی بات کے پیش نظر جیسا کہ میں نے کہا ہے میں ہر دفعہ جب یہ تصاویر الفضل میں چھپتی ہیں تو اس دعا کو جو ادارے کی طرف سے شائع کی جاتی ہے لفظاً لفظاً پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اسکی قبولیت مانگتی ہوں۔

معاشرے میں خصوصاً دیہاتی ماحول میں بعض ایسے امور ہوتے رہتے ہیں جو شرک اور بدعت پر مبنی ہوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے امور پر حضرت بانیٔ سلسلہ اور ائمہ جماعت کی تعلیمات کو ذہن میں رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختار زمن ـــــ بشکریہ ہفت روزہ لاہور

نواب بہادر یار جنگ

مرزا غالب نے مراسلہ کو مکالمہ بنایا تھا۔ نواب بہادر یار جنگ نے مراسلت کے پردے میں خطابت کی ہے۔ ہم نے میرزا کو دیکھا نہ سنا مگر اُن کے خطوط ہیں ـــ تو معلوم ہوتا ہے کہ میرزا نوشہ اپنے دیوان خانے میں بیٹھے ہیں۔ حقہ سامنے رکھا ہے، باتیں کر رہے ہیں۔ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔ ابھی میرزا تفتہ سے گفتگو ہو رہی ہے۔ اب میر مہدی سے مخاطب ہیں۔ آئے لو۔ اتنے میں میرن صاحب چلے آتے ہیں۔ اُن سے میٹھی میٹھی باتیں ہونے لگیں۔

خط کیا ہیں بالمشافہ گفتگو کے ریکارڈ ہیں۔ یہی ان کی تحریر کا کمال ہے۔

خطابت کی شان

ہم میں سے بہت سوں نے نواب بہادر یار جنگ کو دیکھا اور سنا ہے اور اُن کے خط پڑھ کر اب ہم شہادت دے سکتے ہیں، گویا بہادر خان مجسم ہمارے سامنے موجود ہیں اور اپنی خطابت سے جادو جگا رہے ہیں۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں مجھے یہ فخر بھی حاصل ہوا تھا کہ میں نے دلّی، الٰہ آباد اور ناگپور کے جلسوں میں نواب محترم کی تقریریں سنیں۔ وہ شعلہ بیانیاں یاد آتی ہیں تو دل میں ہوک سی اٹھتی ہے، اُن کے خطوں میں بھی خطابت کی شان تھی۔

بہادر خاں سرو رواں کی طرح بلند و بالا۔ کڑیل جبڑے کے جوان رعنا تھے۔ بیٹھتے تو من بھر کے معلوم ہوتے۔ اسٹیج پر کھڑے ہوتے تو پہاڑ کی عظمت کا نشان بن جاتے۔ الفاظ ان کے سامنے پرے باندھے حاضر رہتے ـــ اُن کے اشارے پر یہی الفاظ ان کی تقریر میں اُس طرح رواں ہو جاتے جیسے سمندر میں آگے پیچھے لہریں اُٹھتی چلی جاتی ہیں۔ تقریر جوں جوں آگے بڑھتی چلی جاتی سمندر میں طوفان اُٹھتا جاتا۔ اُن کی آواز میں ایسی گھن گرج تھی جو کانوں کی راہ سینے میں اُتر کر دل کو جھنجوڑ ڈالتی تھی۔ تقریر جوں جوں نقطہ انتہاء کی طرف پہنچتی سننے والے اپنے آپ کو اور اپنے گرد و پیش کو بھولتے چلے جاتے۔ اس وقت ہزاروں آدمی اُن کی جادو اثر آواز کے غیر مرئی بندھن میں بندھے ہوتے۔ جب چاہتے۔ انہیں ہنساتے جب چاہتے رُلاتے سُنا ہے تان سین دیپک راگ سے آگ لگاتا تھا اور میگھ راگ سے مینہ برساتا تھا۔ بہادر خان کی خطابت سے یوں چنگاریاں اُڑتیں گویا ہتھوڑے گھن پر برس رہے ہیں۔

مینہ انہوں نے بھی برسایا تھا جب دلّی میں ایک رات انہوں نے مسلم لیگ کے لئے چندے کی اپیل کی تو روپوؤں کا برسنا شروع ہو گیا تھا۔

چھ سو خطوط کا انتخاب

"مکاتیب بہادر یار جنگ" شائع کر کے بہادر یار جنگ اکیڈمی نے ہماری قومی تاریخ اور ہماری قومی زبان پر احسان کیا ہے۔ ان کی بیاضوں میں جو ۱۶۵۳ خطوط کی نقلیں درج تھیں اُن میں سے ۶۰۰ خطوط کا انتخاب اس کتاب میں موجود ہے۔

اگر کوئی شخص نواب بہادر یار جنگ سے ناواقف ہو۔ اُن کے کارہائے نمایاں اور اُن کے کردار کے متعلق نہ جانتا ہو۔ اور صرف یہ خطوط پڑھ لے تو اس کی آنکھوں میں روشنی آجائے۔ یہ خطوط دسمبر ۳۸ء اور جون ۴۴ء کے درمیان لکھے گئے۔ برّ عظیم کی تاریخ میں یہ بڑا اہم دور تھا خطوط میں حیدر آباد اور مسلمانانِ برّ عظیم کی سیاسی اور سماجی تاریخ کے خدوخال صاف نظر آتے ہیں۔ خصوصاً حیدر آباد کی حالت کا نقشہ اور سماج کا عکس بھرپور اور واضح ہے۔

سیاہ روشنائی سے چھپے ہوئے حروف میں نواب مرحوم کی خطیبانہ قوت اس طرح چھپی ہوئی ہے جیسے پتھر میں آگ، پتھر کو رگڑیئے تو شرارے اڑنے لگتے ہیں۔ الفاظ کو پڑھیئے تو خطیب کی گرمئ زبان کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس تحریر میں خلوص کا رنگ بھی ہے اور ادب کی چاشنی اور گھلاوٹ بھی۔ سب سے بڑھ کر خوبی یہ ہے کہ خطوط خود بہادر خان کی سیرت کے آئینہ دار ہیں۔ ان میں جوش و قوت تو ہے مگر آورد نہیں۔ مکتوب لکھتے وقت ان کا مخاطب صرف مکتوب الیہ تھا۔ یہ کوئی پبلک جلسہ نہیں تھا۔ جہاں ان کے سامعین ہزاروں کی تعداد میں ہوتے تھے بلکہ یہاں تو وہ ایک ہی سے بے تکلفانہ خطاب کر رہے ہیں۔ شائد ان کے حاشیہ گمان میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ خط شائع کئے جائیں گے۔ اس لئے خطوں کے آئینے میں وہ جیسے تھے ویسے ہی نظر آتے ہیں۔ مگر وہ ایسے تھے کہ کم لوگ ان جیسے ہوں گے۔ وہ ایک انسان اور سچے مسلمان تھے۔ اسلام کے شیدائی محمد کے جان نثار۔ پاکستان کے لئے کفن بردوش سربکف۔ ہر قربانی کے لئے تیار۔ نڈر و بے باک۔ صاف گو صاف باطن۔ ایثار کا مجسمہ۔ اقدارِ عالیہ کی آبرو۔ قائدِ اعظم کے عاشق اور امتِ مسلمہ کے معشوق۔

آپ کو یہ صفات ان کے خطوط میں صاف جھلکتی دکھائی دیں گی۔ آئیے میرے ساتھ اس ڈاکخانے کی سیر کیجئے۔ جہاں خطوط کے الفاظ میں بہادر خانی سیرت و خیالات کے موتی پڑے جگمگا رہے ہیں۔

دلی میں یوم بہادر شاہ منایا جا رہا ہے ـــ نواب مرحوم اس میں مدعو کئے جاتے ہیں ـــ جواب میں کہتے ہیں۔

فرزندانِ تیمور و بابر کی بیداری میرے نزدیک طلوع صبح ایشیا کے برابر ہے ـــ اس حرکت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور شاہانِ مغلیہ کے عقیدت مند کی حیثیت سے یہ عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں ـــ کہ فرزندانِ تیمور نے جس دن شمشیر و سناں کو چھوڑا اور چنگ و رباب سے دوستی کی۔ وہی دن ان کی تباہی و بربادی کا دن تھا۔

شاہین صفت بہادر یار خاں اقبال کے الفاظ میں تب و تابِ جاودانہ کے قائل تھے ـــ قائدِ اعظم کو ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد قبول فرمایئے۔ میری حالت ایک ایسے باز کی ہے جس کو بلبل کی طرح پنجرے میں بند کر دیا گیا ہو ـــ اور جس پر فضائے بسیط ممنوع کر دی گئی ہو ـــ حیدر آباد کی "تنگ زمین میرے طائرِ جذبات کے لئے فی الحقیقت ایک قفس سے کم نہیں۔ جی میں آتا ہے کہ تیلیاں توڑ کر باہر نکل پڑوں لیکن حیدر آباد کے اتنے حقوق مجھ پر ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں کو اس عالمِ کشمکش میں چھوڑ دُنیا احسان فراموشی سے کم نہ ہوگا"۔

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:۔

"اپنی سیماب فطرتی کو کیا کروں کہ ہر کام کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں"۔

ہمارے سماج میں آج بھی رسوم بے جا اور روایاتِ ناروا کا زور ہے۔ ایک صاحب نے نواب صاحب کو فاتحہ و عرس میں مدعو کیا۔ بہادر خاں نے جو جواب دیا۔ وہ آج بھی قابلِ غور ہے۔ کہتے ہیں:۔

"دنیا کارگاہِ عمل ہے۔ اس کو بھی تم نے عزلت گزینی میں گزار دیا۔ تو اللہ میاں کے سوال کا کیا جواب ـــ کہ "زندگی میں کیا کر آئے؟" ـــ اللہ حجروں کی چار دیواری کے اندر نہیں۔ آفاق کے ذرّے ذرّے میں۔ بے کسوں کی آہ و بکا میں۔ بے وسیلوں کے نالہ و شیون میں ـــ مظلوموں کی کراہ میں۔ داد خواہوں کی تڑپ میں۔ اُس کے راستے میں رسوائیوں اور ذلت میں ملے گا۔ باہر نکلو اور دیکھو کہ۔ اشرف المخلوقات انسان۔ حامل بارِ امانت انسان۔ خلیفۃ اللہ انسان کس طرح ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔ ان سربلندیوں کا سامان کرو کہ یہی اصل عبادت اور یہی اصل دین ہے۔ اور پھر یہ مزاحیہ جملہ۔ "کہیں یہ خط حضرت شیخ کو نہ دکھا دینا کہ مجھ بے چارے غریب کی کفر کے فتووں سے تواضع ہو۔

نوشتہ دیوار میرے سامنے تھا

بعض وقت محسوس ہوتا ہے کہ گو وہ حیدر آباد کے مسلمانوں کی خدمت کے لئے تن من دھن سے مصروف ہیں۔ لیکن نوشتہ دیوار ان کے سامنے ہے۔ ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"مجھے اعتراف ہے کہ خاکِ حجاز اقبال کے الفاظ میں خشتِ بنیاد کلیسیا بن گئی ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری ساری اُمیدوں کا مرکز اور ساری آرزوؤں کا ٹھکانا مجبور اور دوسرے کے اشارے کا محتاج ہے۔ میں اس کو بھی سمجھتا ہوں کہ بالآخر مجھکو شکست ہو گی۔ حیدر آباد کی سلطنت مسلمانوں سے جائے گی اور ہندوستان کے سمندر میں حیدر آباد بھی ایک موج کی طرح لہرائے گا"۔

اور اس کی وجہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ ـــ "مسلمانوں نے اپنی عدم جمعیت۔ خلاف ورزئ قوانینِ الٰہی، سستی عیش پسندی اور کاہلی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس عذابِ الٰہی کا مستحق بنا لیا ہے"۔

اور پھر بہادر خان کے دل میں جھانکیئے۔ ایک صاحب غلام احمد مہدی

باقی صلا پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہر محمود ناصر

سول انجینئرنگ ـ پیشہ وارانہ تنظیم

پیشہ وارانہ تعلیم کسی بھی ملک اور معاشرے کی ترقی میں خاصا اہم رول ادا کرتی ہے۔ ٹیکنالوجسٹ اپنی فنی صلاحیتوں کے بل بوتے ملک کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سول انجنیئرنگ بھی پیشہ وارانہ تعلیم کے لحاظ سے خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ صوبہ پنجاب میں انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور اور انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا میں یہ تعلیم دینے کے ذرائع موجود ہیں۔ لاہور میں سول انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی کے بڑے ڈیپارٹمنٹس میں سے ایک ہے ۲۰۰ طلباء ہر سال یہاں داخل ہوتے ہیں اور ۴ سالہ کورس مکمل کر کے عملی زندگی میں ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔

پہلا سال تعارفی سال کہلا سکتا ہے۔ جیالوجی میں چٹانوں اور پتھروں کی بابت تعارفی علم طلباء کو مہیا کیا جاتا ہے۔ ڈیم اور ڈیم کی بنیاد پر سطحی علم خاصی دلچسپی کا حامل ہوتا ہے۔ سب سے اہم مضمون MECHANICS ہے جس میں طلباء کو سٹرکچر کے ANALYSIS کی بابت مختصر سا طریقہ کار بتا کر ٹھوس بنیاد فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آنے والے سالوں میں MECHANICS کا علم خاصا ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ سروے کا پہلا حصہ پہلے سال میں اور دوسرا حصہ دوسرے سال میں مکمل ہوتا ہے۔ اس میں اصل مقصد کنٹرول پوائنٹ کے ذریعہ نقشہ کی تیاری کا ہوتا ہے۔ خاصا توجہ طلب مضمون ہے کمپیوٹر پروگرامنگ میں FORTRAN کا کورس طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔

سال دوئم میں "MECHANICS" چار حصوں میں بٹ جاتی ہے FLUID MECHANICS میں پانی کی قوت کا جائزہ لیا جاتا ہے SOIL MECHANICS میں مٹی کی ماہیت کی بابت اور اس کی متعلقہ خصوصیات طلباء کو ذہن نشین کروائی جاتی ہیں۔ STRENGTH OF MATERIALS میں BEAM اور COLUMN پر مختلف قوتوں کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے جبکہ THEORY OF STRUCTURE میں نسبتاً مختلف STRUCTURES کو ANALYSE کہا جاتا ہے۔ اس میں ساکن قوتوں کے علاوہ متحرک قوتوں مثلاً پل پر سے گزرنے والی گاڑی کے پل پر اثرات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ یہ علم فائنل ایئر میں BRIGDE ENGG میں خاصا ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ ان چاروں مضامین کے PART-II تھرڈ ایئر کے کورس کا حصہ بھی ہیں سیکنڈ ایئر میں MECHANICS کی ان چار اہم برانچوں کے علاوہ HYDROLOGY ہے جس میں بارش کے پانی کے CYCLE کو بننے سے لے کر برسنے تک اور برسنے سے لے کر دوبارہ نالوں، کھالوں، دریاؤں اور سمندروں سے ہو کر بخارات کی شکل میں بننے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اگرچہ خاصا اکتا دینے والا مضمون ہے لیکن بہرحال پڑھنا پڑتا ہے۔ سول انجنیئرنگ کے نقطۂ نگاہ سے BUILDING CONST & DRAWING سب سے اہم مضمون ہے جو سالِ دوئم میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس میں دس مرلہ، ایک کنال کے گھروں سے لے کر دیواروں کی چنائی۔ بنیاد وغیرہ کے نقشہ جات بنانے اور پڑھنے کا تجربہ کیا جاتا ہے۔

سالِ اوّل کا ایک مضمون ENGG MATERIALS بھی ہوتا ہے جس میں لکڑی، سریا، سیمنٹ، بجری، گلاس کی بابت تعارفی نوٹ پڑھنے ہوتے ہیں۔ اس علم کا استعمال سال سوئم میں PLAIN & REINFORCED CONCRETE اور DESIGN OF STEEL STRUCTURE میں ہوتا ہے۔ ایسی عمارات جن میں سریا اور بجری کا استعمال ہو اسے REINFORCED CONCRETE کہتے ہیں۔ اس میں عموماً BEAM اور SLAB کے ڈیزائن کی حد تک کام ہوتا ہے۔ زیادہ تر کام اس کے دوسرے حصہ میں فائنل ایئر میں ہوتا ہے جس میں گھر کی چھت سے لے کر سینما ہاؤس تک۔ گندم کے گودام سے لے کر پانی کی ٹینکی تک ہر طرح کے سٹرکچر کو ڈیزائن کرنا پڑتا ہے۔ STEEL STRUCTURE کا ڈیزائن خاصا اہم ہے کیونکہ فیکٹریوں اور ریلوے اسٹیشن کی چھت انہی اصولوں پر ڈیزائن کی جاتی ہیں۔ بیشتر SKYSCRAPERS سٹیل سٹرکچر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریلوے کے پُل بھی عموماً سٹیل سٹرکچر کے زمرے میں آتے ہیں۔

سالِ چہارم یعنی آخری سال طلباء کے ذہن کو فیلڈ سے آشنا کیا جاتا ہے۔ ہائی وے، ریلوے، رن وے۔ ایری گیشن۔ ارتھ کوئیک۔ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ۔ برج انجنیئرنگ۔ ڈیم بیراج۔ نہریں۔ یہ سب مضامین ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف تعلیمی توجہ بلکہ عملی توجہ بھی مانگتے ہیں۔ اس لئے عموماً FIELD کے VISITS کا پروگرام بنا کر عملی علم کی طرف توجہ مبذول کی جاتی ہے۔ آخر میں ہر طالب علم اپنی پسند کے مضمون کا پراجیکٹ تیار کر کے ڈیپارٹمنٹ کی لائبریری میں یادگار کے طور پر رکھتا ہے اور خود عملی زندگی میں سرگرم عمل ہو جاتا ہے۔

بقیہ: صد ۵

مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ انہیں کس درد سے لکھتے ہیں:۔

"کسی روز میرے لئے نمازِ فجر کے بعد جالی سے قریب کھڑے ہو جائیے اور عرض کیجئے کہ آپ کا جسم سے دُور لیکن دل سے نزدیک غلام طاغوتی قوتوں کے ساتھ اپنی بے سرو سامانی کے باوجود مصروفِ پیکار ہے، زمانہ اس سے پھر جائے لیکن آپ کی نگاہِ لُطف کا انحراف برداشت نہیں کر سکتا۔ بدر کے ساتھیوں کا صدقہ، اُحد میں تڑپتے ہوئے حمزہ ابن مطلب کا تصدّق، زِرہ چبھی ہوئی پیشانی کا واسطہ اس کو اپنا سمجھتے ہوئے اور اپنے سے قریب کر لیجئے"۔

مسلمانوں کے متعلق اُن کی جو تمنّا تھی وہ انہوں نے ان الفاظ میں ادا کی ہے۔ "مَیں اپنے سینے میں اک دل بے تاب رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان کو دولت کے اعتبار سے تقویٰ کے اعتبار سے اور حکومت کے اعتبار سے دنیا میں سب سے آگے دیکھوں"۔

ایک ہم رنگ و ہم مشرب کو لکھتے ہیں کہ:۔

"برادرِ محترم! آپ کو یقین نہ کرنے کا اختیار ہے لیکن گواہ رہیئے کہ بہادر خان کے ہاتھ ہتھکڑیوں کے۔ پاؤں بیڑیوں کے۔ گردن طوق اور سینہ گولیوں کا منتظر ہے۔ آپ نے مجبوراً کہلوا لیا ورنہ ان تمناؤں کی زبان پر آنا لطف تصوّر کو گھٹا دیتا ہے"۔

نواب صاحب پوتڑوں کے رئیس تھے۔ لیکن صلوٰۃ، صدقہ و زکوٰۃ کے پابند۔ مفتیٔ صدارالعالیہ کو کہتے ہیں کہ یوں تو خدا ہر سال زکوٰۃ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

لیکن تمنّا ہے کہ ایک دن دو گھنٹے مجھے دے سکیں تو ایک مرتبہ میری زکوٰۃ کا تعیّن فرما دیں۔

(ہفت روزہ لاہور ۱۹- دسمبر ۱۹۹۲ء)

زراعتی کالم

گندم

دو تین باتیں آج کل خاص طور پر یاد رکھنے والی ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ گندم کی کٹائی کا وقت آگیا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ گندم کی کٹائی صبح کے وقت نہ کی جائے کیونکہ اس وقت گندم کے پودوں پر اوس پڑی ہوتی ہے۔ بارش کا امکان ہو تو یا تو جلدی جلدی کٹائی کر لی جائے یا اسے اس وقت تک چھوڑ دیا جائے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اب دھوپ نکلے گی۔ اور پھر دھوپ میں کٹائی کی جائے گندم کاٹنے کے بعد اسکی چھوٹی چھوٹی بھریاں بنائی جائیں اور ان کو عموداً رکھا جائے یعنی سٹے آسمان کی طرف ہوں۔

جب گندم کو سٹور کرنے کی ضرورت پیش آئے تو بڑے سٹوروں میں تو خاص طور پر اہتمام کیا ہی جاتا ہو گا۔ گھروں میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بھڑولوں میں ڈالنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ دانہ خشک ہے اس کے لئے ماہرین کا کہنا ہے کہ دانے کو دانتوں کے درمیان رکھ کر دبائیں اگر اس میں نمی ہو گی تو وہ کڑک کر کے نہیں ٹوٹے گا۔ اور اس قسم کے دانوں کو سٹور نہ کیا جائے۔ سٹور صرف اس صورت میں کرنا چاہیئے کہ دانہ کڑک کر کے ٹوٹے جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ خشک ہے۔

> حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
> "تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم فرید احمد راشد صاحب کارکن وقف جدید ابن مکرم ڈاکٹر رشید احمد سلیم معلم وقف جدید کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت مہرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر مکرم صوفی محمد شریف معلم وقف جدید نے مورخہ ۶ اپریل ۹۳ء کو پڑھایا۔

○ مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ بنت مکرم شیخ راشد احمد صاحب آف ٹورنٹو (کینیڈا) کا نکاح مورخہ ۱۴ اپریل ۹۳ء کو مکرم رفیق احمد صاحب قمر بوائلر انجنیئر و قائد شیخوپورہ شہر کے ہمراہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب ورک کی رہائش گاہ پر پڑھا گیا۔ اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نواسہ عزیز کامران۔ (حال کرونڈی۔ سندھ) اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ نیز بچہ کی والدہ بشریٰ پروین صاحبہ کو پتہ میں سخت تکلیف رہتی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے

گمشدہ جائے نماز

○ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بیت الاقصیٰ کے صحن سے باہر گراسی پلاٹ میں ایک عدد جائے نماز رہ گئی تھی۔ جس دوست کو ملی ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں دارالصدر غربی ربوہ مورخہ ۱۹ اپریل ۹۳ء کو بعمر تقریباً ۹۰ سال بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے ۲۰ اپریل کو بیت المبارک ربوہ میں بعد عصر پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری عطاءاللہ صاحب نائب ناظر مال کے بہنوئی تھے۔

احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں

موصیان کرام

○ اگر کوئی موصی اپنی ایسی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ جس پر وصیت کی ادائیگی ضروری ہے ایسے حالات میں ہبہ بحق وارث یا وارثان کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ وصیت ادا کرنا لازم ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۳

رنجیدہ۔ مایوس و ناامید آہستہ آہستہ بس سے اتر رہا ہے۔ آخر اس کی نظر بھی ایک محبوب چہرے پہ پڑتی ہے۔ آنکھیں چار ہوئیں تو ادھر بھی جگنو چمکنے لگے۔ چراغ روشن ہو گئے۔ خوشی بے پناہ خوشی کی ایک لہر اٹھی۔ اور بچہ بھی بھاگ پڑا۔ ماں کے پھیلے ہوئے بازو قریب آ گئے۔ بچے نے ایک جست لگائی۔ اور وہ ان محبت بھرے بازوؤں کی گرفت میں تھا۔ ماں نے اپنے لعل کو سینے سے لگا لیا۔ چمٹا لیا۔ بھینچ لیا۔ محبت کی گرفت مضبوط ہوتی گئی۔ دونوں قریب سے قریب تر ہو گئے لوگ من تو شدم تو من شدی کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ کتنا سکون ملتا ہے ایک محبوب ہستی کے سینہ سے لگ کے۔ کتنا لطف آتا ہے ایک چاہنے والے کی قربت پا کر دونوں ایسے خوش تھے گویا کوئی بہت بڑا خزانہ مل گیا ہو۔ گھر بار چھٹ گیا۔ ہر ایک شے لٹ گئی۔ مگر وہ ایک دوسرے کو پا کر خوش تھے، بہت ہی خوش۔ آنکھوں کو نور مل گیا۔ دل کو سرور مل گیا۔ ماں کے آنسو چھلک پڑے۔ محبت کے آنسو۔ پیار کے موتی۔ خوشی کے پھول۔ بچے نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی۔ کتنی چمک تھی اس کی آنکھوں میں۔ کتنا پیار۔ کتنی محبت! وہ آنکھیں نہیں تھیں بلکہ محبت کے چھلکتے ہوئے جام۔ چاہتیں ابل پڑیں۔ مسرتیں ناچ اٹھیں۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں بکھر گئیں۔ دعائیں قبول ہوئیں۔ خواہشیں پوری ہوئیں۔ جو مانگا تھا وہ مل گیا۔ اور عید ہو گئی۔

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرتے کی سعادت حاصل کریں۔

فراز احمد ابن سلامت علی
ناروے

شاہد احمد وحید ابن وحید احمد سعید
ناروے

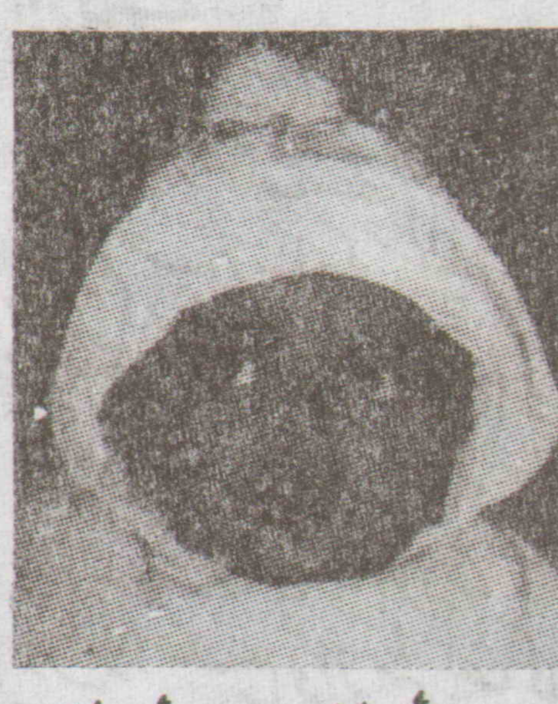

رائے عاطف ابن رائے عبدالقدیر
ناروے

وحید احمد قریشی ابن جمیل احمد قریشی
ناروے

قیصر احمد ابن محمد باسط قریشی
ناروے

طلحہ علیم انوری ابن ذکریا اسمٰعیل انوری - ناروے

عامر ارسلان ابن مختار احمد ساجد
ناروے

ہمایوں آصف ابن جہانگیر احمد ملک - ناروے

ملک شاہد محمود ابن ملک ارشد محمود
ناروے

عطاء القدوس ابن عبدالمتین
ناروے

عرفان احمد ابن رؤف احمد
ناروے

بلال احمد ظفر ابن غلام مصطفیٰ ظفر
ناروے

راشد احمد محمود ابن ناصر احمد محمود
ناروے

سیفر احمد زرتشت ابن زرتشت منیر احمد خان - ناروے

طاہر محمود خان ابن فواد محمود خان - ناروے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۲۷ اپریل۔ گرمی میں شدت آگئی ہے۔

○ صدر مملکت نے مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ کو سپریم کورٹ آف پاکستان کا چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں سپریم کورٹ میں سابق وزیر اعظم نواز شریف کی رٹ درخواست کے بارے میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ اس کا فیصلہ ۱۵۔ مئی کے لگ بھگ سنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ۸ مئی تک سماعت ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ ۸ تاریخ سے روزانہ سماعت ہوا کرے گی اور ایک ہفتے میں سماعت مکمل ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل جونیجو کی اسمبلی کی برطرفی کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا لیکن عوام عام انتخابات کے لئے متحرک ہو چکے تھے لہٰذا اسمبلی بحال نہ ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کو عام لوگوں میں پائی جانے والی بے چینی پر تشویش ہے۔ ۱۱ جج صاحبان پر مشتمل عدالت عظمیٰ اس رٹ کی سماعت کر رہی ہے۔ عدالت نے حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست مسترد کر دی۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کی رٹ پر ان کی طرف سے مسٹر یحییٰ بختیار نے وکالت کی انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نواز شریف کی وکالت کا فیصلہ کیا ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں کسی کی خواہش پر توڑی نہیں جا سکتیں۔ صوبائی اسمبلیاں آئین کے مطابق کام کر رہی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی طرف سے سینیٹ میں میں حزب اختلاف مسٹر یحییٰ بختیار نے حکومت کی تبدیلی کے بعد سینیٹ کا قائد ایوان بننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کابینہ میں شمولیت کے مسئلے پر حکومت کو جواب دیا ہے کہ پہلے صوبائی اسمبلیاں توڑی جائیں۔

○ ایک بھارتی طیارہ جس میں ۱۲۰ مسافر تھے ملک کے مغربی علاقہ میں تباہ ہو گیا۔ یہ طیارہ آگ لگنے سے فضا ہی میں پھٹ گیا جس میں ۸۰ مسافر ہلاک ہو گئے جبکہ پائلٹ سمیت ۳۴ افراد کو بچا لیا گیا۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ گرمی ہو یا سردی عام انتخابات ۱۴۔ جولائی کو ہی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ آرائی سے جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔

○ دیہی علاقوں میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے لوڈ شیڈنگ کی جائے گی۔ یہ لوڈ شیڈنگ شام چھ سے دس بجے کے درمیان ایک گھنٹہ کے لئے ہو گی۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ان کو نگران حکومت میں شرکت کی دعوت مل گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جلد اپنے ساتھیوں میں جاؤں گا۔

○ مسٹر غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ صورتحال تیزی سے بدل رہی ہے۔ مجھے اس پر تشویش ہے انہوں نے کہا کہ نگران حکومت پر تبصرہ محفوظ رکھتا ہوں۔ یہ کہنا قبل از وقت ہو گا کہ کس کی ہار ہوئی ہے اور کس کی جیت۔

○ روس کے صدر مسٹر یلسن نے ریفرنڈم میں جزوی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ وہ دیہی علاقوں میں کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ پارلیمنٹ کے دوبارہ جلد الیکشن کے بارے میں بھی ان کو حمایت نہیں مل سکی تاہم اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں ان کو تائید ملی ہے۔ ریفرنڈم کے ملے جلے نتیجے کے باوجود ان کے ہاتھ مضبوط ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔

○ اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے کی مشروط پیشکش کر دی ہے۔ یاسر عرفات نے امید ظاہر کی ہے کہ خود مختار فلسطینی ریاست دو سال میں قائم ہو جائے گی۔

○ سربیا کے خلاف تازہ پابندیوں پر سختی سے عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ پابندیوں کے خطرات کے باوجود سربیا رہنما ہٹ دھرمی پر قائم ہیں۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ بوسنیا کا تنازعہ طے کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے

○ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی فنگ کو علالت کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

○ پنجاب میں پی ڈی اے کو حکومت میں شامل کرنے کے لئے قائد حزب اختلاف رانا اکرم ربانی نے منظور وٹو سے بات چیت کی ہے۔

○ معتبر سرکاری ذرائع نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی صوبائی اسمبلیوں کو توڑنے پر اصرار نہیں کرے گی۔ چنانچہ سندھ میں مخدوم امین فہیم کو گورنر بنایا جائے گا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ فوج غیر جانبدار ہے۔ بحران سے آئینی حدود میں رہ کر نمٹا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج نے آئین کی بالادستی کے لئے ملکی مفاد میں انتہائی احتیاط سے کام لیا۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ حالات بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔

○ پنجاب کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور وٹو نے پنجاب اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔

○ وفاقی وزیر مواصلات مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف مارشل لاء لگوانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے سوچی سمجھی سازش کے تحت پنجاب اسمبلی کو تماشا بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو مارشل لاء لگے گا۔ نہ انتخابات ملتوی ہوں گے۔ انہوں نے اس امکان کا اظہار کیا کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر گرینڈ الائنس بنایا جا سکتا ہے

○ وفاقی وزیر آفتاب شیر پاؤ نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں نہ توڑی گئیں تو انتخابی عمل مشکوک ہو جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خدا مجھ پر بہت مہربان ہے مجھے نئی طاقت ملی ہے۔ میں مہم چلانا جانتی ہوں۔ ہمیں عالمی برادری میں ابھر کر سامنے آنا چاہیئے نیوز ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ افغانستان کی جنگ کے خاتمے کے بعد بنیاد پرست پارٹیاں غیر مؤثر ہو چکی ہیں۔ نیوز ویک کا کہنا ہے کہ بے نظیر قومی اسمبلی کی ۲۱۷ میں سے ۱۲۷ نشستیں جیت سکتی ہیں۔ تاہم بے نظیر کو انتخابی مہم میں کچھ تلخیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ٹائمز ۲/۱ ۴ بجے ۲/۱ ۸ بجے شام

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون:۔ ۶۰۶ ۔ ۷۷۱

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: ـــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: ۴۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پیٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون: ۵۵۸

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان جو سات کمروں کچن اور برآمدہ پر مشتمل ہے سوئی گیس اور پانی فلش کی سہولت موجود ہے اور ربوہ کے مرکزی علاقہ دارالرحمت شرقی (ب) میں واقع ہے۔ فوری فروخت کے لئے ملک پراپرٹی ڈیلر بلال مارکیٹ سے رجوع کریں